مدیرِ اعلیٰ "محدث" کے نام علمائے کویت کا ایک خط

مغربی جمہوریت نظامِ کفر ہے

چند روز قبل علمائے کویت کی طرف سے "مدیر اعلیٰ محدث" کے نام ایک مکتوب وصول ہوا تھا جس کا اردو ترجمہ افادۂ عام کے لیے ہدیۂ قارئین ہے (ادارہ)

فضیلۃ الشیخ الحافظ عبدالرحمان المدنی ــــ متعنا اللہ بطول حیاتکم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ اما بعد:

جمہوریت ایک ایسا نظام ہے جسے خود انسان نے وضع کیا ہے۔ اس فکر کو سیاست و ریاست کی تمام مشکلات کے حل کا واحد ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔ یہ نظام مغرب کا وضع کردہ ہے اور اس کے پس پردہ مسلمانوں کی تہذیب و ثقافت پر حملہ کرنے کا مقصد کارفرما ہے ـــــ لیکن المیہ تو یہ ہے کہ خود مسلمانوں کا مغرب زدہ طبقہ اس سلسلہ میں مغرب کا ممد و معاون ہے جو نظریۂ جمہوریت کو اسلام کے سیاسی نظام کے طور پر پیش کرتا اور اسلام ہی کے نام پر اس کا داعی بھی ہے۔

جمہوریت کی تعریف یوں کی جاتی ہے:

"GOVERNMENT OF THE PEOPLE BY THE PEOPLE FOR THE PEOPLE."

یعنی "عوام کی حکومت، عوام کی طرف سے، عوام کے لیے!"

عوام کو یہ باور کرایا جاتا ہے کہ یہ ان کی اپنی حکومت ہے۔ اس سلسلے میں عوام سیاسی پارٹیوں کے رکن بنتے ہیں اور پھر سیاسی پارٹیاں کرسی کے حصول کے لیے کوشاں ہو جاتی ہیں ـــــ نتیجۃً عوام کے منتخب نمائندوں کی صورت میں عوام پر عوام کی حکومت قائم ہو جاتی ہے!

جمہوریت میں قانون و اختیار کا سرچشمہ عوام کو سمجھا جاتا ہے تاکہ عوام اپنی مرضی سے جو قانون چاہیں اپنے لیے منتخب کر لیں ـــــ اور چونکہ عوام براہِ راست حکومت کے انتظام اور قانون سازی میں حصہ نہیں لے سکتے، لہٰذا اس کا طریق کار یہ ہوتا ہے کہ عوام میں سے ہر بالغ مرد اور عورت (قطع نظر اس سے کہ وہ مذہبی

یا اخلاقی لحاظ سے جو بھی کچھ ہو) اپنا نمائندہ منتخب کرنے کا حق رکھتا ہے تا کہ وہ نمائندے ان کے لیے قانون وضع کریں اور ان پر حکومت کریں۔

جمہوری نظام میں پارلیمنٹ ملک کا اعلیٰ ترین قانونی ادارہ ہوتا ہے۔ قانون سازی میں یہی ادارہ عوام کی نمائندگی کرتا ہے۔ حکومت کی پوری مشینری تین شعبوں میں منقسم ہوتی ہے۔

۱۔ مقننہ ۲۔ عدلیہ ۳۔ انتظامیہ

ہر شعبہ کے اختیارات الگ الگ ہوتے ہیں جو ایک دوسرے کے حقوق میں مداخلت نہیں کرتے

جمہوری نظام (بلاشبہ) کافرانہ نظام ہے۔ جو نظامِ شریعت سے متناقض ہے۔ کیوں کہ شرعی نظام میں حاکمیتِ اعلیٰ خداوند کریم کے لیے خاص ہوتی ہے۔ اور اس میں قانون سازی کا حق بھی اللہ رب العزت کے سوا کسی کو حاصل نہیں۔ جبکہ جمہوری نظام میں عوام ہی کو ہر چیز کا سرچشمہ خیال کیا جاتا ہے ــــ یہ نظام حاکمیتِ خداوندی کے بجائے حاکمیتِ عوام کا قائل ہے اور عوام کو اپنے لیے قانون بھی خود ہی وضع کرنے کا حق تفویض کرتا ہے۔

علاوہ ازیں، اُمتِ مسلمہ اگرچہ حاکم کو منتخب تو کر سکتی ہے لیکن حاکم جب تک کتاب وسُنت کے مطابق عمل کرتا رہے اسے معزول نہیں کر سکتی۔ جبکہ جمہوریت میں حاکم کو انتخاب اور اسے معزول کرنے کا حق عوام کے پاس ہوتا ہے ــــ پس جمہوریت کا اسلام سے قطعاً کوئی تعلق نہیں اور اس کی طرف دعوت دینا سراسر کفر ہے!

مغربی ذرائع جمہوری فکر کو نظریئے کے طور پر عام کر رہے ہیں جو مسلمانوں کی تہذیب کو ختم کرنے کی ایک کوشش ہے۔ لہذا جمہوری نظام کے حامی مسلمان شعوری یا غیر شعوری طور پر اس سلسلہ میں ان کے ممد و معاون ہیں اور عملی طور پر اس کو نافذ کرنے کی ترغیب دینے والے استعماری ہیں۔ کیوں کہ مغرب نے استعمار ہی کو دوسری شکل دینے کے لیے جمہوری بنیادوں پر حکومتیں قائم کی ہیں۔

میدانِ عمل میں اس نظام کا اگر جائزہ لیا جائے تو اس کا یہ دعویٰ کہ ''عوام کی حکومت عوام کے ذریعے سے عوام کے لیے'' بھی باطل نظر آئے گا۔ کیونکہ اس نظام میں قانون سازی خود سربراہِ مملکت کرتا ہے (جو ایک فرد کا نام ہے) اور قومی اسمبلی فقط اس کی تائید و تصدیق کرتی ہے اس طرح حکومت بھی وہ خود ہی کرتا ہے۔ عوام قانون سازی کر سکتے ہیں نہ حکومت ــــ لہذا یہ دعویٰ ہی فضول ہے کہ یہ عوام کی اپنی حکومت ہوتی ہے۔

حاصل یہ کہ جمہوریت ایک خیالی نظام ہے۔ عملی حیثیت میں یہ محال اور ناممکن ہے ــــ یہ نظام انسان کا اپنا بنایا ہوا ہے جو کہیں بھی غلطی کر سکتا اور کہیں بھی چوٹ کھا سکتا ہے ــــ ہاں یہ صفت تو

فقط اللہ رب العزت کو لائق ہے کہ اس سے کسی غلطی کا سرزد ہونا ممکن نہیں — لہٰذا قانون سازی کا حق بھی اسی کو پہنچتا ہے اور حاکمیتِ اعلیٰ بھی اسی کو سزاوار ہے۔ لہٰذا ہمارا فرض ہے کہ ہم اس کافرانہ نظام کو چھوڑ کر اس نظام کو اپنائیں جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے مقرر کیا ہے — اُمتِ مسلمہ میں سے متقی اور باصلاحیت افراد کا انتخاب کر کے شرعی احکام کے مطابق حکومت قائم کریں تاکہ وہ کتاب و سُنّت کے مطابق کاروبارِ حکومت چلائیں — اور اس انتخاب کا حق بھی عوام میں سے ہر کس و ناکس کو نہ ملنا چاہیے، جو نہیں جانتے کہ اس سلسلہ میں کتاب و سُنّت کے تقاضے کیا ہیں؟ (مترجم: عطاء الرحمٰن ثاقب)

شعر و ادب

خدمتِ دینِ محمدؐ، خدمتِ ملک و وطن

عبدالرحمٰن عاجز مالیر کوٹلوی

چل پڑا جو راہِ حق میں باندھ کر سر پر کفن
خطرۂ دشمن نہ اس کو خدشۂ دار و رسن

گر رہی ہیں باغِ دیں پر بجلیاں ہی بجلیاں
اور اک ہم ہیں کہ دل میں غم نہ ماتھے پر شکن

ہر قدم پر پرچمِ توحید و سُنّت گاڑ دو
اور مٹا دو شرک و بدعت کی ہر اک رسمِ کہن

نیک بختی کا نشاں ہے خوش نصیبی کی دلیل
خدمتِ دینِ محمدؐ، خدمتِ ملک و وطن

ہے ہر اک غنچے آئینہ دارِ جمالِ روئے دوست
دشت کی ویرانیاں ہوں یا چمن کا بانکپن

قافلے والوں کی بدبختی کا ماتم کیجیے
ہو امیرِ قافلہ جس قافلے کا راہزن

گوشہ گوشہ اس کا رشکِ مہرِ عالمتاب ہے
پڑ گئی جس دل پہ اس شمعِ ہدایت کی کرن

مقصدِ عاجزؔ خدا شاہد ہے بس تبلیغِ حق
طالبِ تحسین نہ وہ دلدادۂ دادِ سخن!